(عقیدہ کورس)

چوتھا حصہ

ایمانی تجربات کر لیں

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

(عقیدہ کورس)

چوتھا حصہ

ایمانی تجربات کرلیں

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : ایمان تجربات کرلیں (عقیدہ کورس) چوتھا حصہ

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : دسمبر 2017ء

تعداد : 1200

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : H-102 گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034، 021-35292341-42

فیصل آباد : A-121 فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 03364033050،041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : ww.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان انسان کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو ماں باپ کو جس ضرورت کا احساس ہوتا ہے وہ اس بچے کی جسمانی ضرورت (Need) ہے لیکن انسان کا وجود محض مادی نہیں ہے۔ اسے اللہ پاک نے روح بھی عطا کی ہے، عقل بھی عطا کی ہے۔ انسان کی جسمانی (یعنی مادی)، روحانی اور فکری تمام ضروریات کی تکمیل ضروری ہے اور ایمان اس سلسلے کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔

ایک بچے کو اس کے مسلمان ماں باپ کیسے اپنے رب کا تعلق دیتے ہیں؟

کہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے

کہیں بِسْمِ اللّٰہ سے

کہیں مَا شَآءَ اللّٰہ سے

کہیں سُبْحَانَ اللّٰہ سے

کہیں اَللّٰہُ اَکْبَر سے

کہیں حَسْبِیَ اللّٰہ سے

کہیں اِنَّا لِلّٰہ سے

ایک مسلمان کی گفتگو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ذکر سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ گفتگو اسی ذات کے گرد گھومتی ہے جس نے پیدا کیا، جو رزق دیتا ہے، جو ہدایت اور راہ نمائی دیتا ہے، جو ہماری ہر مانگ کو پورا کرنے والا ہے۔ جو ہمیں ہماری تکلیفوں سے نجات دیتا ہے، جو بیماری میں شفا دیتا ہے، جس سے دعا کریں تو وہ ہماری دعائیں سنتا ہے، ان کا جواب دیتا ہے۔ یہ ایمان اور یقین مومن کی زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

بات یہ ہے کہ انسان جس وقت اپنی زبان سے اظہار کرتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ اس کے دل کے اندر وہ بات اتنی گہرائی سے موجود ہو۔ دل کے اندر یقین تب اترتا ہے جب انسان غور و فکر کرتا ہے۔ زندگی میں سب سے بڑا کام، سب سے اہم کام یہ ہے کہ انسان اپنے رب کو دریافت کرلے۔ رب تو موجود ہے لیکن کسی کے لیے اس کے وجود کی اہمیت تب ہوتی ہے جب وہ اس کے وجود کو محسوس کرتا ہے اور پھر اپنے آپ کو اس سے وابستہ کر لیتا ہے، اس سے محبت بھرا تعلق قائم کر لیتا ہے اور اپنی پوری زندگی کا رخ اس ہستی کی طرف کر لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا رخی زندگی (Allah Oriented Life) ہی اس دنیا کی صحیح ترین اور درست زندگی ہے۔

انسان خدا رُخی زندگی کیسے گزارتا ہے؟

وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے، اس کی ذات کا یقین آتا ہے اسے رب سے اپنے تعلق کی سمجھ آجاتی ہے اس کی زندگی کا ہر فیصلہ، اس کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے رب کے گرد گھومتا ہے۔ اٹھنے والی نظر کیا لے کے آتی ہے؟ کانوں سے جب وہ کچھ سنتا ہے تو اس کی سماعت کیا لے کر آتی ہے؟ وہ کیا سوچتا ہے؟ سبھی کچھ رب کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔ اس کی ہر نظر، اس کی ہر سماعت سب ہی کچھ رب کی ذات کے گرد گھومتا ہے الحمدللہ۔ رب العزت نے ایسی زندگی کے بارے میں اعلان کیا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون:1)

''یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔''

جو ایمان رکھتا ہے کامیابی اسی کے لیے ہے، وہی کامیاب (Successful) ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق، مالک، رب، رازق مان لیتا ہے اور جو ایسا نہ کر سکے یعنی دل سے

یقین کرنے کے لیے کوشش نہ کرسکے، جو اپنے رب کی صفات پر غور وفکر نہ کرسکے، وہ دنیا میں سب سے زیادہ ناکام ہے۔ دنیا میں دو ہی طرح کے لوگ ہیں، یا کامیاب لوگ ہیں یا ناکام لوگ ہیں اور کامیاب لوگ وہی ہیں جو اپنے رب کی عظمت کو پالیتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے سورۃ النور میں فرمایا:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:35)

''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔''

یعنی آسمان میں اور زمین میں جو چیز بھی ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے۔ ان کا وجود بھی اس کا محتاج ہے اور ان کا ظاہر ہونا بھی اسی ذات کا محتاج ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ کائنات میں جہاں بھی روشنی ہے چاہے وہ ہمارے وجود سے باہر ہے یا وجود کے اندر، چاہے وہ پوری کائنات میں کہیں بھی ہے، وہ روشنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی وجہ سے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ روشنی نہ دے تو کسی کو کوئی روشنی نہ ملے۔ آپ ایک بھٹکے ہوئے انسان کو تصور میں لاکر دیکھئے جو اپنی منزل گم کر بیٹھا ہے، جسے کچھ پتہ نہیں جیسے کسی بڑے مجمع میں کوئی بچہ کھو جائے۔ نہ اسے ماں باپ کا نام آتا ہے، نہ اسے اپنے گھر کا ایڈریس معلوم ہے۔ اس کو صرف ایک ہی کام آتا ہے رونا، چیخنا، چلانا لیکن یہ اسباب اسے اس کے گھر والوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ ایسے ہی اللہ رب العزت کی ذات سے جتنے لوگ متعلق ہیں کون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا نہ کیا ہو؟ ہر انسان اسی کی مخلوق ہے۔ ہر انسان کو وہی رزق دیتا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔ وہ نہ ماننے والوں کو بھی آکسیجن بھی دیتا ہے، روزی کی ساری سہولتیں بھی میسر کرتا ہے تو اس زمین کے رہنے والے اور آسمانوں کے رہنے والے اسی ذات کی وجہ سے وجود رکھتے ہیں الحمد للہ اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

وہ ذات ہے جس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔ وہی عبادت کا مستحق ہے۔ وہ خود سے زندہ رہنے والا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ ہاں وہی ذات ہے جس کے لیے سب اچھے نام اور سب اچھی صفات ہیں، الحمد للہ رب العالمین۔

معاملہ دراصل اس ذات پر ایمان کا ہے اور ایمان دراصل اللہ تعالیٰ کی دریافت ہے۔ ایمان محض الفاظ نہیں ہے۔ انسان الفاظ کے ذریعے سے سمجھتا اور اظہار کرتا ہے لیکن اصل چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں رہتے ہوئے اس کی نشانیوں سے اسے پہچان جاتا ہے اور اس سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ انسان کامیاب ہوتا ہے۔

اس کی نشانیاں جا بجا پھیلی ہوئی ہیں۔ ان نشانیوں پر غور و فکر کرنے والا ان سے اپنی فکر اور روح کے لیے غذا پا لیتا ہے اور جو نشانیوں پر غور و فکر نہیں کرتا وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ کیا آپ غور و فکر کرتے ہیں؟ کیسے کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی کس صفت پر کب غور و فکر کرتے ہیں؟

طالبہ: استاذہ پچھلی کلاس میں آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اسم "العلیم" پر غور کرنے کے لیے کہا تھا۔ میں ہوسٹل میں رہتی ہوں۔ شام کے وقت جب مسنون اذکار کرتی ہوں تو پرندوں کی آوازوں پر غور کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام پرندوں کی آوازیں جانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آسمان اور زمین کی ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے۔

استاذہ: مثال کے طور پہ آپ دیکھیں کہ پرندوں کی کتنی بڑی تعداد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی پرندہ غائب نہیں۔ کوئی اس سے غائب نہیں ہو سکتا۔ آپ دیکھیں جیسے آپ

اپنے گھر والوں کے بغیر یہاں بیٹھے ہیں۔جب آپ پوری توجہ دیتے ہیں غور کرتے ہیں تو آپ کے ذہن سے وہ سب Miss ہو جاتا ہے کہ پیچھے کسے چھوڑ کے آئے ہیں؟ وہ سب کیا کررہے ہوں گے؟اور بہت ساری اور باتیں جو سب کے درمیان میں رہتے ہوئے انسان سوچتا ہے۔جب درمیان میں انسان نہیں ہوتا تو وہ نہیں سوچ پاتا۔جیسے کہتے ہیں ناں کہ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل، Out of Sight Out of Mind. بس یہ بات آپ ذہن میں رکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی Sight سے کبھی کوئی اوجھل ہوتا ہی نہیں، اللہ تعالیٰ کی نظروں سے کبھی کوئی گم نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ کے علم سے کبھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہوتی۔کوئی اس سے غائب نہیں ہوسکتا۔کوئی اس سے چھپ نہیں سکتا۔اللہ تعالیٰ کو ہرایک کا علم ہے۔لفظی طور پر یہ بات انسان سوچ سکتا ہے، سن سکتا ہے لیکن جب کوئی عملی میدان میں جا کے اس کا Experience کرتا ہے تو اس کے دل کی کیفیت بدلتی ہے کیونکہ یہ دریافت ہے۔ایمان دراصل دریافت کا نام ہے کیونکہ دریافت کرنے سے ہی انسان کو معرفت نصیب ہوتی ہے، پہچان نصیب ہوتی ہے۔

اب ایک لمحے کے لیے دیکھیں اگر سورج کی روشنی زمین پر نہ آئے یا اگر آپ سوچیں سورج نہ ہوتو زمین پر کیا ہوگا؟ صرف اندھیرا نہیں، آپ کسی Life کا تصور کرسکتے ہیں سورج کے بغیر؟ پودوں کی زندگی؟ جانوروں کی زندگی؟ انسانوں کی زندگی؟ دیکھیں لوڈشیڈنگ ہوتی ہے تو اس سے پودوں کو فرق نہیں پڑتا۔پودے اگتے ہیں، نباتات اجناس پھل سب کچھ اگتا ہے لیکن اگر سورج نہ ہو تو چاند بھی روشن نہ ہو اور اگر سورج نہ ہو تو زمین پر روشنی نہ ہو اور حرارت نہ ہو تو زندگی ختم ہو جائے۔یہ Life Support System ہے ۔اللہ تعالیٰ نے سورج کو اپنی ذات پر کتنی بڑی دلیل بنایا ہے کہ سورج کی روشنی کی وجہ سے

زندگی کا وجود ہے۔ دراصل کائنات کا وجود اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا نور ہے۔ اس کی روشنی کی وجہ سے ہر چیز ظاہر بھی ہوتی ہے اور ہر چیز کو اپنے وجود کے لیے سب کچھ ملتا ہے۔

اسی طرح اگر ستارے نہ ہوں تو ساری کائنات گہری تاریکی میں ڈوب جائے۔ ایک لمحے کے لیے آپ سوچیں زمین پر رہتے ہوئے کبھی کوئی تارہ نظر نہ آئے۔ آپ ایسی زندگی کو شاید Imagine بھی نہ کرسکیں کیونکہ یہ ہماری عادت میں شامل ہوگیا ناں کہ ہم رات کو ستارے دیکھتے ہیں اور کتنے ستارے ہیں، بے شمار Count Less، انسان کی گنتی ختم ہو جائے۔ انتہائی روشن قسم کے ستارے بھی ہیں جو متحرک ہیں اور ایسے ستارے بھی ہیں جو متحرک نہیں ہیں۔ کائنات کے ہر حصے کو یہ ستارے مسلسل روشنی دے رہے ہیں اگرچہ ان کی روشنی یونہی محسوس ہوتی ہے کہ بس انہی کی ذات تک محدود (Limited) ہے لیکن انہی کی ذات کی وجہ سے کائنات کے کتنے ہی حصے روشن ہوتے ہیں۔ اگر یہ سارا یونیورسل سسٹم نہ ہو، اگر یہ سارا نظام نہ ہو تو کیا کسی ستارے یا سیارے پر زندگی ممکن ہے۔ اپنی زمین کو دیکھئے، کیا کسی Life Support System کے بغیر زندگی ممکن ہے؟ اگر یہ کائناتی نظام موجود نہ ہو تو دنیا ایک بھیانک اور ایک بہت ہیبت ناک جگہ بن کررہ جائے۔ آپ خود سوچئے کہ ایک سیاہ کرہ ہے جس کے اندر روشنی کی کوئی کرن نہیں ہے، بالکل تاریک ہے ، نہ دن نہ رات ۔ رات دن نہ ہوں، موسم بھی نہ بدلیں تو سورج کی عدم موجودگی میں Graduallay سارا سسٹم ختم ہوتا چلا جائے۔ کتنے دن کی زندگی ہے سورج کے بغیر؟ سورج کے بغیر زمین پر زندگی ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح سے جیسے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَوْ لَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا

اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

نہ ہم نمازیں پڑھتے، نہ روزے رکھتے، نہ صدقہ کرتے۔

ہاں وہ اللہ ہے جو زمین و آسمان کا نور ہے، جس کی وجہ سے ہماری ذات کے اندر بھی روشنی ہے۔ ہمیں بھی پتہ چلتا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کیسے بسر کرنی ہے۔ یہ تو تھا مادی روشنی کا معاملہ یعنی مادی دنیا میں روشنی کیسے ہوتی ہے؟ اسی طرح سے روحانی اور فکری دنیا کا معاملہ ہے۔ اللہ رب العزت نے ہر انسان کی اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس کے لیے اس نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، کتابیں بھیجیں تا کہ انسانوں کو اپنی زندگی کی سمجھ آئے، تا کہ انہیں پتہ چل سکے کہ ہم نے اپنی زندگی کیسے بسر کرنی ہے؟ زندگی کے لیے راہنمائی کی ضرورت تو ہے لیکن انسان ہمیشہ یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ع اب کسے راہ نما کرے کوئی!

اللہ رب العزت الھادی ہے، ہدایت دینے والا ہے۔ ہدایت اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہدایت کا مالک ہے اور وہ اپنی راہ نمائی اپنے پیغمبروں کے توسط سے سب انسانوں تک پہنچاتا ہے الحمدللہ۔ جس تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ روشنی نہ پہنچے اس کی زندگی کتنی ادھوری اور کتنی ناکام ہے کیونکہ اپنی ہی زندگی کے بارے میں پتہ نہیں۔ پیچھے Belief نہیں ہے، پیچھے یقین نہیں ہے، پیچھے کوئی تصور نہیں ہے کہ دنیا کس نے بنائی؟ وہ بنانے والا کون ہے؟ اور اس نے انسان کو کیوں بنایا؟ کائنات کو کیوں پیدا کیا؟ انسان کیوں زمین پر آتے ہیں؟ کیوں ان کی روحیں پھر پرواز کر جاتی ہیں؟ یہ آنا اور جانا کیا بے مقصد ہے؟

اللہ رب العزت نے اپنی پاک کتاب میں اس کا جواب دیا ہے۔

اَ فَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (المومنون:115)

"تو پھر کیا تم نے یہ گمان کیا کہ بلاشبہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور بلاشبہ

تمہیں ہماری طرف واپس نہیں لوٹایا جائے گا؟''

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (المؤمنون:116)

''تو اللہ تعالیٰ بے حد بلند ہے جو بادشاہِ حقیقی ہے۔''

یعنی اس بات سے بلند ہے کہ وہ کسی چیز کو بے مقصد پیدا کر دے۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ (المومنون:117)

''اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔''

یعنی بے دلیل پکارنے والا کتنی بڑی ناکامی میں ہے۔اسے خبر نہیں ہے، اسے اس بات کی سمجھ نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ ہماری زندگی ہے، اس میں ہم نے کھانا پینا ہے، جینا ہے اور پھر چلے جانا ہے۔جب کھا پی کے جی لیتے ہیں تو پھر جیتے ہوئے ایسا وقت کیوں آجاتا ہے جب کھانا پینا بھی کام نہیں آتا، جب کھانے پینے کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے؟ جب انسان کی موت آتی ہے اس کا پورا وجود موجود ہوتا ہے لیکن اس وجود کو اب کسی کھانے پینے کی ضرورت نہیں رہ جاتی کیونکہ اس وجود کا جو سب سے اہم (Important) حصہ ہے وہ اب اس کے پاس نہیں ہے یعنی اس کی روح۔

روح کہاں سے آتی ہے؟ کہاں چلی جاتی ہے؟

کتنے تجربات اس پر کیے گئے کہ یہ پتہ چل سکے کہ روح کیا ہے اور وہ کہاں چلی جاتی ہے۔قریب المرگ لوگوں پر یہ تجربات کیے گئے کہ کون سی چیز ہے جو انسان کے وجود کے اندر سے نکلتی ہے لیکن ظاہر ہے کہ ایک غیر مادی چیز کو آپ کیمرے کی آنکھ سے کیسے دیکھ سکتے ہیں خواہ اس کے لیے کتنے ہی حساس کیمرے لگا دیئے جائیں۔انسان ابھی تک اس گتھی

کو سلجھا نہیں سکا۔ اپنی عقل سے سلجھانا ممکن بھی نہیں ہے۔ انسان اپنے وجود کے بارے میں بھی وحی کے علم کے بغیر نہیں جان سکتا۔ جیسے اقبال نے کہا:

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا کا سفر کر نہ سکا
وہ جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی زندگی کے بارے میں جو راہ نمائی اسے چاہیئے، جس راہ نمائی کے بغیر اس کی زندگی شب تاریک کی طرح ہے وہ راہ نمائی تو رب کی راہ نمائی ہے لیکن اگر رب پر یقین نہ ہو تو کیسے کوئی راہ نمائی قبول کر سکتا ہے؟ بات عقیدے کی ہے، بات ایمان کی ہے، بات یقین کی ہے۔

اصل میں داعی الی اللہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ رب کی طرف بلائے۔ کتنی مائیں ہیں جو کہتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو نماز کی دعوت دیتی ہیں مگر وہ نماز پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آپ نے ساری زندگی ہم پر دباؤ رکھا، اب ہماری ذمہ داری ہے، اب ہم بڑے ہو گئے، آپ اس بارے میں ہمیں دوبارہ تکلیف نہ دیں۔ پھر وہ غصہ بھی کرتے ہیں اور بالآخر ماں باپ نماز کے لیے کہنا چھوڑ دیتے ہیں۔

اصل میں نماز کی طرف تو بلاتے ہیں لیکن جس کے آگے نماز پڑھنی ہے اس کی طرف نہیں بلاتے۔ جب اس کی پہچان نہیں ہوتی تو نماز کا مقصد سمجھ ہی نہیں آتا۔ دعوت الی اللہ کا ہدف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اس لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ جس انسان کو اللہ رب العزت کے بارے میں ایمانی خوراک ملتی ہے

جب کہ پوری کائنات ایمانی رزق کا دسترخوان ہے۔انسان تو جہاں جائے وہاں جو کچھ دیکھتا ہے، اگر اس کو کھوج ہو، تلاش ہو تو اسے رب مل جاتا ہے۔وہ پھولوں کی خوشبو ہو یا ان کے رنگ ہوں یا پھلوں کے ذائقے ہوں یا ان کی Shape یا ان کی خوشبو ہو۔انسان جب ان کی Packing دیکھتا ہے تو پکار اٹھتا ہے کہ یہ سب کچھ بے مقصد نہیں ہے۔اس سب کچھ کو جس نے بنایا اس نے کتنا بڑا اہتمام کیا۔ٹھیک ہے وہ سب کچھ انسان کے جسم کی خوراک بھی بنتا ہے لیکن وہی ایمانی دسترخوان بھی ہے۔اس کو دیکھ کر کیسے انسان اپنے رب تک پہنچ جاتا ہے۔یہ ایمانی دریافت یعنی اپنے رب کو پالینا سب سے بڑی چیز ہے۔

پچھلی کلاس میں طے ہوا تھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ''العلیم'' پر غور وفکر کرنا تھا تو اس وقت آپ کے پاس کچھ Experiences بھی ہوں گے کیونکہ یہ تجرباتی دنیا ہے۔تجربہ کیے بغیر آپ اپنے رب کو نہیں پاسکتے۔ورنہ محض الفاظ رہ جاتے ہیں۔الفاظ کی دنیا اور ہے اور حقیقت کی دنیا اور ہے۔کچھ تجربات ایسے ہوں گے جو آپ نے کیے ہوں گے اور جس پر آپ نے غور وفکر کیا ہوگا تو آپ بتانے کے قابل بھی ہوں گے۔کوئی شیئر کرنا چاہے ''العلیم'' کے حوالے سے اپنے Experience کو تو بتائے۔

طالبہ: میری بیٹی کی ایک چیز نہیں مل رہی تھی۔اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا کہ آپ مجھ سے پوچھ رہی ہو جب کہ میرا علم تو محدود (Limited) ہے۔آپ اس سے پوچھو جس کو ہر چیز کا علم ہے۔اس نے کہا میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھا ہے۔میں نے کہا کہ آپ پھر انتظار کرو۔پھر الحمدللہ وہ چیز مل گئی۔

استاذہ: دعوت کا کام ہے ہی ایسا کہ انسان جس وقت دوسرے کو تجربہ کروا رہا ہوتا ہے خود اس کے اپنے اوپر بھی تجربہ ہو رہا ہوتا ہے۔آپ دیکھیں سارا کام دعوت الی اللہ کا یہی

ہے کہ آپ یہ تجربات کروائیں کہ ایک ذرے جیسی چیز کو تلاش کرنے پر لگائیں۔ Experiments کروائیں لوگوں کو کہ آپ تلاش کریں۔آپ سے چھپ جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتا۔اسی طرح ہمارا کوئی کام اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتا کیونکہ انسان کو سب سے بڑی غلط فہمی یہی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں سے کہیں چھپ سکتا ہے۔

لوگوں سے چھپ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے اور اصل علم بھی یہی ہے کہ کوئی ذرہ زمین کے کسی گوشے میں چلا جائے ،تہوں میں چلا جائے ،اللہ تعالیٰ اسے لے آئے گا۔اللہ تعالیٰ اسی طرح انسان کے اعمال بھی لے آئے گا کیونکہ وہ العلیم ہے۔

طالبہ:کل رات میری بیٹی کو Vomiting ہوئی تو صبح اس نے مجھ سے کہا کہ ماما میں تو نہیں جانتی تھی کہ مجھے رات Vomit آنی ہے لیکن اللہ تعالیٰ جانتے تھے۔میں نے کہا کہ ہاں دیکھو اللہ تعالیٰ نے رات کو آپ کو Vomit کروا کر آپ کو کتنی پیاری بات سکھائی ہے۔

استاذہ:یعنی آپ نے جو بات پہلے سکھائی تھی وہ اس سے کہیں آگے جا کر اس کو اپلائی کرنے میں کامیاب ہوگئی ماشاء اللہ۔اس نے سیکھا الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا علم رکھتا ہے۔

طالبہ:میں نے اپنے بیٹے کے ساتھ یہ تجربہ کیا کہ ایک دانہ Pillow کے نیچے چھپا دیا۔پھر جب اس کو کہہ رہی تھی کہ دیکھو اس دانے کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کہاں ہے تو اس وقت میرے اپنے دل کو بہت یقین آیا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

استاذہ: اصل میں یہی ایمانی زندگی ہے۔ ایمانی زندگی میں جب ہر کوئی ایمان کا تجربہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کا تجربہ کرتا ہے تو وہ تجربہ اپنے تک محدود (Limited) نہیں رہنے دیتا۔ وہ اس کو ضرور ذکر کرتا ہے اور جو کوئی تجربہ نہیں کرتا وہ چپ رہتا ہے کیونکہ اس کے پاس کچھ ہوتا ہی نہیں۔ وہ فقیر ہے۔ اس میدان میں تو فقیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے تعلق میں فقیر ہے۔ اس کا تعلق ہوگا تو وہ ذکر کرے گا۔ بات تو تعلق کی ہے۔ جتنا تعلق مضبوط ہوتا ہے اتنا ہی تذکرہ بڑھتا ہے۔ یہی تذکرہ دعوت ہے اور یہی تذکرہ ایمان دینے والا ہے، ایمان کو بڑھانے والا ہے الحمدللہ۔

طالبہ: استاذہ جیسے ہم نے پچھلی کلاس میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں آنے والے خیالات کو ہم سے پہلے جان لیتے ہیں۔ اس بات کو دو دفعہ میں نے بہت گہرائی میں سوچا۔ ایک دفعہ دن کے ٹائم میں آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں، آپ آسمان کے پتہ نہیں کتنا اوپر ہیں اور آپ مجھے دیکھ رہے ہیں اور پھر میں کہہ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ میں بول بھی نہیں رہی لیکن دل میں جو جو دعائیں آرہی ہیں اللہ تعالیٰ آپ انہیں سن رہے ہیں اور مجھے پتہ بھی نہیں چلا جب میں اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی تھی اور میرے آنسو نکلنا شروع ہو گئے۔

استاذہ: یہ تعلق کی پہچان ہے۔ تعلق ہوتا ہے تو آپ کی جلد، آپ کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس کا اظہار کرتے ہیں۔

طالبہ: اور دوسری دفعہ رات سب سو گئے بالکل اندھیرا تھا، سارے گھر والے سو رہے تھے تو میں جائے نماز پر تھی میں یہ سوچ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے دل میں جتنے خیال

آتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ انہیں پہلے سے جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم جس کشمکش میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو بھی ہم سے پہلے جانتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی راستہ دکھادیں۔ میں شاید Self Analysis بھی اتنا اچھا نہ کرسکوں لیکن یا اللہ تعالیٰ آپ مجھے سکھادیں۔ اس طرح رات کو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا اتنا اچھا لگا اور اس بات کا تجربہ کیا کہ اللہ تعالیٰ میرے دل میں آنے والے خیالات کو جانتے ہیں۔

استاذہ: الحمدللہ، الحمدللہ!

طالبہ: استاذہ آپ نے ''العلیم'' کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں۔ پچھلے دنوں سے یہ حالا تچل رہی تھیں کہ جیسے انسان سے غلطیاں زیادہ ہوجاتی ہیں لیکن وہ توبہ بھی نہیں کرپارہا ہوتا تو اس کے اوپر ایک بوجھ سا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور آپ نے غور وفکر بھی کروایا تو اپنے بچپن سے لےکر اب تک کے گناہوں کا اللہ تعالیٰ کے سامنے اظہار کرنے کا موقع ملا تو پھر ایسا لگ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اوپر سے بوجھ اتار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو بھی ہم گناہ کرتے ہیں، جو بھی غلطیاں کرتے ہیں، وہ لوگوں سے چھپ جاتا ہے جو ہم تنہائی میں کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایک ایک چیز کو جانتے ہیں۔ اس یقین کی وجہ سے سارے گناہ ہمارے ذہن میں چلنے لگتے ہیں اور ہمیں توبہ کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اس طرح مجھے لگا کہ ہم ''العلیم'' پر غور کریں گے تو ہمیں توبہ کرنے کا موقع ملے گا۔

استاذہ: اس میں کوئی شک نہیں۔ العلیم پر غور کرنے والے سب سے زیادہ جس چیز کی تمنا رکھتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہمارا رب ہمیں معاف کردے۔

طالبہ: دنیا میں ایسا ہوتا ہے کہ اگر ہمارا کسی سے اچھا تعلق ہو اور ہم سے کوئی غلطی ہوجائے تو

وہ ہم سے ناراض ہوجاتے ہیں، یا Avoid کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''العلیم'' ہیں، ہمارے سارے گناہوں کو جانتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم سے محبت کرتے ہیں۔ یہ سوچ کر مجھے اللہ تعالیٰ سے بہت محبت محسوس ہوئی۔

استاذہ: الحمدللہ!

طالبہ: اور ہمارے والدین، ہمارے گھر والے بھی ہم سے در ہوجاتے ہیں ہماری غلطیوں کی وجہ سے لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ ہم نے ٹھیک ہوجانا ہے۔

استاذہ: ہزار غلطیوں کے بعد اس کے پاس جب جائیں تو وہ پھر بھی قبول کرلیتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ (الشوریٰ:25)

''اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔''

طالبہ: استاذہ ایک ہمارا ماضی ہے جس کے حالات ہمارے سامنے ہیں اور ایک مستقبل ہے جس کے بارے میں ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ آنے والے کل کا پورا علم رکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی Planning سے ماضی کے واقعات بھی پیش آئے اور اللہ تعالیٰ ہی کی Planning سے مستقبل کے حالات بھی پیش آئیں گے۔ یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ سے بہت امید اور دلی تعلق محسوس ہوا۔

استاذہ: الحمدللہ۔ جی کوئی اور۔

طالبہ: استاذہ میں اپنے بچوں کے بارے میں شیئر کرنا چاہ رہی تھی کہ میں نے انہیں کسی برائی سے روکنا ہو تو میں انہیں ڈانٹتی نہیں ہوں بلکہ میں ان سے کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے

تو دیکھ لیا ہے، اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں اور انہوں نے تو حساب لینا ہے۔ اس کی وجہ سے الحمدللہ بہت فائدہ ہوتا ہے وہ مجھ سے چھپاتے بھی نہیں ہیں۔

استاذہ: الحمدللہ

طالبہ: استاذہ پچھلی دفعہ آپ نے ''العلیم'' کے بارے میں پڑھایا تھا اور ہم نے سیکھا کہ اللہ تعالیٰ سینوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ بات سب کو بتاؤں کیونکہ اس سے میری اللہ تعالیٰ سے محبت بہت زیادہ بڑھی ہے۔ ہماری وین میں بہت سی لڑکیاں ہوتی ہیں، تو مجھے جگہ نہیں ملتی۔ میں نے ایک دن دعا کی کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو مجھے جگہ مل جائے۔ میں وین میں گئی تو مجھے ایک سٹوڈنٹ نے جگہ دے دی کہ آپ یہاں بیٹھ جائیں۔ تو مجھے بہت اچھا لگا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں سنتا ہے۔ تو اب جو بھی میرے دل میں بات آتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں تو مجھے مل جاتا ہے۔

استاذہ: اللہ تعالیٰ کی ایک اور صفت جس کا آپ Experience کریں گے وہ ہے ''القدیر''۔ آپ پہلے سے پڑھ بھی چکے ہیں القدیر کے بارے میں القدیر، القادر۔ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے۔ اس پر آپ جتنا غور کریں گے اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے قابل ہو جائیں گے ان شاءاللہ۔

اور اس کے لیے آپ Different Experiences کیجئے، فائدہ ہوگا۔ آپ جب یہ دیکھیں کہ کوئی شخص بیمار ہے اور اس کے زندہ بچنے کے کوئی امکانات و اسباب نہیں ہیں تو ایک صدا آپ کے دل کے اندر سے آئے گی:

اَللّٰهُ قَدِيْرٌ (الممتحنة:7)

''اللہ تعالیٰ پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

وہ مردہ ہڈیوں میں جان ڈال سکتا ہے لیکن یہ اس کی تقدیر ہے۔ اگر اس کی تقدیر میں زندگی ہے تو زندگی اس کے لیے مشکل نہیں رہے گی اور اگر اس کی تقدیر میں موت ہے تو کوئی چیز اس کو موت سے بچانے والی نہیں۔ نبی ﷺ کیسے اپنی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنے آپ کو Messages دیتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ (بخاری:6330)

''اے اللہ! تیری عطا کوئی روکنے والا نہیں اور تیری دی ہوئی چیز کوئی عطا کرنے والا نہیں اور دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس کے راستے میں کوئی نہیں آ سکتا۔ وہ ایسا قادر ہے، ہر چیز پر پورا اختیار رکھتا ہے، ہر چیز اس کی ملکیت میں ہے، کوئی چیز اس کے قابو سے باہر نہیں ہے۔ ہم سب کی پیشانی کے بال اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہیں۔ وہ کیسے دلوں کو گھماتا پھراتا رہتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''تمام دل اللہ رحمان کی دو انگلیوں کی گرفت میں ہیں۔ جب وہ دلوں کو سیدھا کرنا چاہتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور جب وہ ٹیڑھا کرنا چاہتا ہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔''

(جامع ترمذی:2140)

آپ کائنات پر جب غور کرتے ہیں تو آپ کو حیرت ہوتی ہے کہ جب آپ ارادتاً اس پر اللہ تعالیٰ کی نسبت (Reference) سے غور و فکر کرتے ہیں تو ایک ایک چیز کو دیکھ کر کس طرح آپ کی نظریں ایمان کو لے کر آتی ہیں۔ ایک پودا، ایک پھول، زمین سے اگنے والی

ایک جڑی بوٹی، کوئی چیز ایسی جو زمین پر ہے، جو آسمان میں ہے، کوئی جانور، کوئی پرندہ جس کو آپ دیکھیں اور اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور وفکر کریں تو آپ کی نظر خالی نہیں لوٹے گی۔ایک دیکھنا دنیا کا ہے لیکن جو نظریں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی متلاشی رہتی ہیں ان کے لیے خوش خبری ہے

ایک ایسا دن آنے والا ہے جب یہی نظریں اپنے رب کو دیکھیں گی!

یا ارحم الراحمین، ہمیں اپنا دیدار کروا دینا (آمین) اور ہماری ان پیاسی نظروں کو وہ وقت عطا کر دینا جب یہ نظریں آپ کو دیکھ پائیں۔یا ارحم الراحمین ہم آپ کے تعلق کے لیے جو ٹوٹی پھوٹی کوششیں کر رہے ہیں ان کے نتیجے میں ہمیں اپنی محبت دے دینا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّکَ وَالۡعَمَلَ الَّذِیۡ یُبَلِّغُنِیۡ حُبَّکَ ، اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنۡ نَّفۡسِیۡ وَاَھۡلِیۡ وَمِنَ الۡمَآءِ الۡبَارِدِ

”یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے ،یا اللہ! اپنی محبت کر دے میرے لیے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال ست اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے۔“ (ترمذی 3490)

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ حُبَّکَ اَحَبَّ الۡاَشۡیَاءِ اِلَیَّ وَاجۡعَلۡ خَوۡفَکَ اَخۡوَفَ الۡاَشۡیَاءِ اِلَیَّ وَاقۡطَعۡ عَنِّیۡ حَاجَاتِ الدُّنۡیَا بِالشَّوۡقِ اِلٰی لِقَآئِکَ وَاِذَا اَقۡرَرۡتَ اَعۡیُنَ اَھۡلِ الدُّنۡیَا مِنۡ دُنۡیَاھُمۡ فَاَقۡرِرۡ عَیۡنِیۡ مِنۡ عِبَادَتِکَ

اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے ہر چیز کی محبت سے بڑھا دے، مجھ میں اپنا خوف

ہر چیز کے خوف سے زیادہ کر دے، دنیا کی ہر طلب پر اپنی ملاقات کا شوق غالب کر دے اور جب تو دنیا والوں کو ان کی دنیا سے ٹھنڈک دے تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک اپنی عبادت میں رکھ دے۔ حلیۃ الاولیاء (باب عبداللہ العمری، ج:3)

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔